HIS EXALTED HIGHNESS THE NIZAM'S GOVERNMENT HYDERABAD DECCAN

دستور العمل

نظامیہ طبّی کالج

سرکار عالی

جسکو پیشی عالی صدارت عظمیٰ سے ذریعہ مراسلہ محکمہ معتمدی افواج وطبابت سرکار عالی نشان (۱۸۱۸) مورخہ ۸- مہر سنہ ۱۳۴۸ ف منظور فرمایا گیا۔

حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاریخ اساس

مدرسۂ طبیہ سرکار عالی کی بنیاد، آج سے تقریباً نصف صدی قبل سر رشتۂ طبابت یونانی کے قیام کے ساتھ حضرت اقدس غفران مکان کے عہد مبارک میں. تاریخ ۱۵ - تیر سنہ ۱۳۰۰ ف رکھی گئی تھی - اوائل دور تاسیس میں "مدرسۂ طبیہ" کا عملہ تعلیم محض ایک مدرس پر مشتمل تھا، اور اُسوقت پورے "سر رشتہ طبابت یونانی" کے مصارف پندرہ، بیس ہزار سالانہ، اور "مدرسہ طبیہ" کے مصارف چودہ، پندرہ سو روپیہ سالانہ سے متجاوز نہ تھے - اسطرح ایک عرصہ تک یہ مدرسہ تعلیم طب اور اشاعت فن کے فرائض اسی پیمانہ پر انجام دیتا رہا، اور اس کے عملہ و مصارف میں نہ کوئی خاص اضافہ ہوا، اور نہ کوئی نمایاں ترقی -

درحقیقت قسام ازل نے مدرسۂ طبیہ کی ترقی و احیا، اور مدرسہ کی بجائے ایک مہتم بالشان کالج کا قیام اعلحضرت سلطان الحکمت، سلطان العلوم، آصفجاہ سابع خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کے دور برکات کے ساتھ وابستہ فرما دیا تھا - چنانچہ تخت نشینی کے بعد جلد ہی اس فن شریف کی خوش بختی و کامرانی کی تاریخ کا ایک نیا باب کھل گیا، اور دیگر علوم مشرقیہ و مغربیہ کی ترقی و اشاعت کے ساتھ، طب یونانی کے جسد نیم جان میں از سر نو حیات بخش تازگی کی لہریں دوڑ گئیں -

اس کے بعد "صدر شفاخانہ نظامیہ" کے قصر عظیم کی تعمیر اور "مقیم مرضا" کے علاج و تدبیر کے سلسلہ میں ۲۷- جمادی الثانی سنہ ۱۳۴۴ھ کو ایک دوسرا "فرمان مبارک" صادر ہوا، جو اس فن شریف کی ہر دلعزیزی بڑھانے، عامۃ الناس پر اس کے زرین فوائد ظاہر کرنے، اور اس کے مخفی محاسن کو منصہ شہود پر لانے کے لئے ازبس ضروری تھا:—

"چونکہ حال میں افضل گنج کے ہاسپٹل کے لئے ایک شاندار عمارت تعمیر ہوئی ہے، لہذا رود موسیٰ کے قرب و جوار میں کوئی مناسب مقام تجویز کرکے یونانی مطب کے لئے بھی ایک عالیشان عمارت پانچ لاکھ کے صرفہ سے تعمیر ہونا ضروری ہے، جو کہ رفاہ عام کے لئے ازحد ضروری ہے، کس لئے کہ یہ حکمت بھی اپنے اندر بہت سی خوبیاں پوشیدہ کر رکھی ہیں، جن کو بروئے کار لانا ضروری ہے۔ پس اس کام کے لئے لوکل فنڈ سے مدد لیجاسکتی ہے، یا اس میں مزید رقم کی ضرورت ہو تو منجانب سرکار دیجاسکتی ہے۔ نظر برآں صیغہ متعلقہ سے جلد تجاویز منظوری کے لئے پیش ہوکر کام کا آغاز کر دینا ضروری ہے۔ اس صدر شفاخانہ یونانی میں مریضوں کا اسی طریقہ پر علاج معالجہ ہوگا جس طرح کہ افضل گنج کے ہاسپٹل میں ہوگا۔ اس عمارت کا نام صدر شفاخانہ نظامیہ ہوگا۔"

ان مبارک فرامین کی تعمیل میں ایک طرف سررشتہ تعمیرات نے چارمینار سے متصل تقریباً تین لاکھ روپیہ ادا کرکے ایک وسیع رقبۂ زمین حاصل کیا، اور پانچ لاکھ کی لاگت سے اس پر ایک عالیشان دو منزلی عمارت تیار کی گئی، جس کا

اس پر زوال آنا شروع ہو گیا تھا، اور اس کا وجود معرض خطر میں تھا، تاہم اس ملک کی آب و ہوا اور یہاں کے لوگوں کے مزاج سے خاص مناسبت رکھنے کی وجہ سے اب بھی عامہ خلائق میں بہت مقبول ہو چکا ہے، جیسا کہ سرکاری دواخانوں کے کثیر مرجوعہ سے ثابت ہے، مگر لائق طبیبوں اور کثرت سے دواخانوں کا مہیا ہونا بھی لازم و ملزوم ہے، جس سے یہ مرجوعہ اور بھی زیادہ ہونے کی توقع ہمکو دلاتا ہے۔ نظر بر آں مجھکو یقین ہے کہ نظامیہ طبی کالج رفتہ رفتہ حاذق حکیموں کو پیدا کر کے اس کمی کو پورا کریگا، اور اس طرح سے خود کو مزید ترقی کا اہل ثابت کریگا۔

ف ۴۔ الحاصل میری دعا ہے کہ یہ صدر شفاخانہ نظامیہ، جس کی آج میں نے بالذات افتتاح کی ہے، زمانہ دراز تک قائم اور ترقی کرتا ہوا میری عزیز رعایا برایا کو، بلکہ اُن کی آنے والی نسلوں کو بھی صحت اور تندرستی کی بیش بہا نعمات سے مستفیض کرتا رہیگا، اور دوسری طرف ریاست حیدر آباد کی شہرت اور نیکنامی کا بھی باعث ہو گا، بشرطیکہ مرور زمانہ سے اس کے قدردانوں کی گنتی اَن گنت ہوتی رہے، کس لئے کہ یہ مقولہ زبان زد خاص و عام ہے کہ جواہر ریزوں کا بھاؤ بازار میں قائم نہیں ہو سکتا، جب تک کہ پہلے اس کے گاہک پیدا ہو جائیں، اور یہی حالت طب یونانی کی ہے، جس کے مرکبات

اس کے بعد "صدر شفاخانہ نظامیہ" کے قصر عظیم کی تعمیر اور "مقیم مرضا" کے علاج و تدبیر کے سلسلہ میں ۲۷ - جمادی الثانی سنہ ۱۳۴۴ھ کو ایک دوسرا "فرمان مبارک" صادر ہوا، جو اس فن شریف کی ہردلعزیزی بڑھانے، عامۃ الناس پر اس کے زرین فوائد ظاہر کرنے، اور اس کے مخفی محاسن کو منصۂ شہود پر لانے کے لیے ازبس ضروری تھا:—

"چونکہ حال میں افضل گنج کے ہاسپٹل کے لیے ایک شاندار عمارت تعمیر ہوئی ہے، لہذا رود موسیٰ کے قرب و جوار میں کوئی مناسب مقام تجویز کرکے یونانی مطب کے لیے بھی ایک عالیشان عمارت پانچ لاکھ کے صرفہ سے تعمیر ہونا ضروری ہے، جو کہ رفاہ عام کے لیے ازحد ضروری ہے، کس لیے کہ یہ حکمت بھی اپنے اندر بہت سی خوبیاں پوشیدہ کر رکھی ہیں، جن کو بروئے کار لانا ضروری ہے - پس اس کام کے لیے لوکل فنڈ سے مدد لیجاسکتی ہے، یا اس میں مزید رقم کی ضرورت ہو تو منجانب سرکار دیجاسکتی ہے - نظر برآں صیغہ متعلقہ سے جلد تجاویز منظوری کے لیے پیش ہوکر کام کا آغاز کر دینا ضروری ہے - اس صدر شفاخانہ یونانی میں مریضوں کا اسی طریقہ پر علاج معالجہ ہوگا جس طرح کہ افضل گنج کے ہاسپٹل میں ہوگا - اس عمارت کا نام صدر شفاخانہ نظامیہ ہوگا۔"

ان مبارک فرامین کی تعمیل میں ایک طرف سررشتہ تعمیرات نے چارمینار سے متصل تقریباً تین لاکھ روپیہ ادا کرکے ایک وسیع رقبۂ زمین حاصل کیا، اور پانچ لاکھ کی لاگت سے اس پر ایک عالیشان دو منزلی عمارت تیار کی گئی، جس کا

سنگ بنیاد خود حضرت اقدس نے اپنے دست مبارک سے بتاریخ ۱۴- ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۵ھ نصب فرمایا- دوسری طرف سررشتہ طبابت یونانی نے کافی غور و فکر (11)
کے بعد، کالج، صدر شفاخانہ، مخزن ادویہ، کی مکمل تنظیم مرتب کرکے بارگاہ اقدس میں پیش کرنے کی عزت حاصل کی، جس کو براحم خسروانہ شرف منظوری عطا فرمایا گیا-

چنانچہ ۷- شوال المکرم ۱۳۵۸ سنہ ھ کو اسی تنظیم جدید کے مطابق حضرت سلطان العلوم (12)
نے بہ نفس نفیس صدر نظامیہ شفاخانہ اور نظامیہ طبی کالج، کا افتتاح فرماکر احیاء فن کی تاریخ میں ایک ایسے شاندار باب کا اضافہ فرمایا کہ بقراط و جالینوس اور رازی و ابن سینا کی معزز روحیں فن کے اس دور کامرانی کے تصور سے نازاں ہونگی-

یہ افتتاح دراصل "صدر نظامیہ شفاخانہ" اور "نظامیہ طبی کالج" کا نہیں، بلکہ فنی ترقی و ترفع کے ایک ایسے باب کا افتتاح ہے، جس کے برکات جنوب سے شمال، اور شرق سے غرب تک، پورے طول و عرض ملک میں عام ہوجائینگے-

اِس موقع پر سرکار والا نے طب قدیم کے متعلق جن گرانقدر خیالات کا اظہار فرمایا ہے، وہ فن اور اہل فن کے لیے قیامت تک سرمایہ صد ہزار عزت و افتخار رہیگا، اور طبی تاریخ میں فنی وقار کے یہ زریں دستاویزات جلی حروف میں جبین طب پر کندہ رہینگے-

بلاریب اعلحضرت سلطان العلوم والحکمت نے ایک شریف فن علاج کے مرض کی صحیح تشخیص فرمائی، اور اس معزز مریض مہزول کے علاج و مداوا کی طرف بروقت

توجہات شاہانہ منعطف فرماکر بنی نوع انسانی کے ایک مفید ترین علم کو زوال پذیر، اور اسلاف کے ایک بے بہا سرمایہ کو تلف ہونے سے بچالیا۔

الحق۔ "فرمان واجب الاذعان" دنیائے شرق اور مشرقی علوم پر ایک عظیم الشان احسان اور پورے ایشیا میں ایک زبردست علمی اور تاریخی یادگار ہے، جس کے چشمۂ صافی کے آب شفا سے دردمند دنیا عرصۂ دراز تک سیراب ہوتی رہیگی، اور ایک عالم کی زبان پر "قیامت تک" دولت آصفیہ اور آل عثمان کے جان و مال اور دولت و اقبال کی دعائیں جاری رہینگی۔

سنہ ۱۳۲۱ف، سنہ ۱۳۲۳ف، اور سنہ ۱۳۳۰ف میں بدفعات سررشتہ طبابت یونانی اور مدرسہ طبیہ سرکار عالی کے مصارف سالانہ اور تعداد اساتذہ میں گرانقدر اضافات ہوتے گئے، تا آنکہ سنہ ۱۳۳۶ف کا تاریخی سال شروع ہوگیا، جو اس سررشتہ کی ترقی و عروج، بلکہ نشأۃ ثانیہ کا دور زرین کہلانے کا مستحق ہے۔

چونکہ فن طب کے ارتقاء کا حقیقی ذریعہ، اور تجدید حیات کا بنیادی وسیلہ ایک اچھا تعلیمی ادارہ ہی ہوسکتا ہے، جس کے باقاعدہ طریقۂ درس اور جامع نصاب تعلیم سے ایسے کامل الفن اور ممتاز قابلیت کے اطباء پیدا ہوں، جو صحیح علم و عمل "دونوں" کے فنی اسلحہ سے آراستہ ہوکر اسی زمین و آسمان کی فضاء مخالف میں، انواع مخالفت کے باوجود، اپنی جامعیت و اہلیت کی قوت سے، فن کی کھوئی ہوئی قدر و منزلت از سر نو حاصل کرسکیں، اس لئے اعلحضرت مجدد العلم والحکمت کی حکیمانہ نگاہ جب سررشتہ طبابت یونانی کے جسد مریض پر "علاج و مداوا" کی غرض سے پڑی، تو اس سررشتہ کے دیگر نقائص کے ازالہ و اصلاح کے ساتھ ساتھ "خاص طور پر" مدرسہ طبیہ کے نصاب تعلیم کی ترمیم اصلاح کی طرف مسیحانہ و مربیانہ توجہ فرمائی گئی، اور ان تمام امور کے متعلق سنہ ۱۳۳۶ف میں پہلا "فرمان مبارک" شرف ورود لایا:—

"حکماء کے فرائض کی تنقیح اور طریقۂ سربراہی ادویہ کی اصلاح اور مدرسہ طبیہ کے تعلیمی نصاب کی ترمیم وغیرہ کے متعلق مکمل اسکیم مرتب کرکے باب حکومت کی رائے کے ساتھ گزرانی جائے۔" "حکم مناسب صادر ہوگا"۔

معقول انتظام ہو، اور اچھے طبیب اور خالص ادویہ اُن کو میسر آسکیں۔

الحمدللہ کہ یہ میری خواہش اس دواخانہ کے قیام کی وجہ سے پوری ہوئی، اور گو کہ فی الحال یہاں صرف پچاس مریضوں کے رکھنے کا انتظام کیا گیا ہے، تاہم مجھے امید ہے کہ یہاں آیندہ دو تین سو مریض سکونت کر سکینگے۔

ف ۳۔ جیسا کہ سب کو معلوم ہے، طب یونانی ایک قدیم اور شریف فن ہے، جس کے قوانین کی تدوین مشاہیر گروہ اطباء یونان نے کی تھی، جو سپہر طبابت کے درخشاں نجوم متصور کیے گئے تھے، اور جن کا زرین اصول علاج "علاج بالضد" تھا۔ علاوہ اس کے زمانہ ماسبق میں یہاں ایسے حاذق اطباء گزرے ہیں، جنھوں نے کثرت سے لوگوں کو سخت اور شدید امراض سے تندرست کیا تھا، جو آجکل کے زمانے میں تقریباً لاعلاج خیال کیے جاتے۔ پس ان وجوہ سے مجھے ہمیشہ اس فن سے فطری دلچسپی اور اس میں کامل شغف رہا ہے، اور جو کچھ تھوڑی بہت دستگاہ اور ذاتی تجربہ مجھکو خود اس میں حاصل ہے، وہ گروہ اطباء سے مخفی نہیں ہے، لہذا میں نے اپنے عہد حکومت میں منجملہ دوسرے علوم و فنون کی ترقی کے فن طب کے احیاء و ارتقاء کو اپنا نصب العین قرار دیا ہے، کیونکہ میں نے دیکھا کہ موجودہ زمانہ کی غفلت اور ناقدردانی کے ہاتھوں

فرمان اقدس

جواب اڈریس حکمائے یونانی برموقع افتتاح صدر شفاخانہ سرکار عالی

(روبرو مکہ مسجد)

(۷۔شوال سنہ ۱۳۵۸ھ)

مجھے آج "صدر شفاخانہ نظامیہ" کی افتتاح کر کے مسرت حاصل ہوئی، بالخصوص اس لیے کہ یہ ایک اقامتی شفاخانہ ہے؛ جہاں غریب اور نادار مریضوں کے رہنے کا انتظام کیا گیا ہے، تاکہ اُن کی تیمارداری اور علاج خاطر خواہ طریقہ پر لائق اطباء کے زیر نگرانی ہو سکے، اور یہ اپنے امراض لاحقہ سے شفاء پائیں۔ اس کے ساتھ ہی ایسے لوگوں کے لیے الگ کمرے مہیا کیے گئے ہیں، جو مالی استطاعت رکھتے اور علاج کے مصارف برداشت کر سکتے ہیں۔ غرض ہر طبقہ کے لوگ، خواہ وہ مفلس ہوں یا غنی، اس شفاخانہ سے یکساں طور پر مستفید ہو سکتے ہیں۔

ف۲۔ میری ایک عرصہ سے یہ تمنا تھی کہ میرے پایہ تخت میں ایک "یونانی صدر شفاخانہ" "عثمانیہ ہاسپتال" کے مماثل قائم ہو، جس میں غریب مرضاء کی سکونت اور علاج معالجہ کا